سوال

ثلاثہ کا(122) حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسمی محمد نواز بن اسماعیل مہاجر نے گھریلو ناچاقی کی بنا پر اپنی بیوی بشریٰ کو تین دفعہ یہ الفاظ کہے : میں نے تمہیں طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی۔ پھر اس عمل پر ندامت کے باعث اگلی ہی رات اپنی بیوی سے رجوع کر لیا اور اس واقعہ سے ڈیڑھ ماہ بعد مولوی عطاء اللہ حنفی نے محمد نواز کے چھوٹے بھائی محمد یا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے شریعت اسلامیہ میں مرد وزن کے درمیان ناچاقی کی بناء پر جو تفریق ہو جاتی ہے اس کا حل بڑے ہی احسن انداز میں فرمایا ہے۔ جب ایک خاوند اور بیوی کے درمیان تنازع اور اختلاف جنم لیتا ہے اور ان میں مودت و محبت ختم ہو جاتی ہے اور مرد اپنی منکوحہ کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتا تو اسے شہ

زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنی بیویوں کو کئی کئی بار طلاق دیتے اور عدت کے اندر رجوع کرتے رہتے تھے نہ عورت کو صحیح بساتے اور نہ ہی آزاد کرتے۔ مقصد زوجہ کو تنگ کرنا ہوتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے اس دستور کو ختم کر کے دو بار رجوع کا حق دے دیا اور تیسری بار بالکل ان کا رشتہ ختم کر ڈالا۔

ناد باری تعالیٰ ہے :

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ...٢٢٩البقرة

''طلاق (جس کے بعد خاوند رجوع کر سکتا ہے) دو بار ہے پھر دو طلاقوں کے بعد یا تو دستور کے موافق اپنی بیوی کو رہنے دے یا اچھی طرح سے رخصت کر دے۔'' (البقرہ : ۲۲۹)

کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے (الطلاق مرّٰتن) فرمایا ہے اور مرّتان مرّۃ کا تثنیہ ہے۔ جس کا مطلب صاف ہے کہ طلاق دو مرتبہ وقفہ بعد وقفہ ہے نہ کہ اکھٹی دو طلاقیں اور اس کی کئی مثالیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔ ایک مقام پر فرمایا :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ...٥٨.النور

''اے ایمان والوں تم سے تین مرتبہ تمہارے غلام اور نابالغ بچے بھی اذن طلب کیا کریں نماز فجر سے پہلے اور جب تم دوپہر کو اپنے کپڑے اتارتے ہو۔ اور عشاء کی نماز کے بعد اور یہ تین اوقات تمہارے لئے پردے کے ہیں۔'' (نور : ۵۸)

تعالیٰ نے ثلاث مرّات کا لفظ استعمال کیا ہے جو کہ مرّۃ کی جمع ہے اور ساتھ ہی اس کی وضاحت بھی کر دی کہ یہ تین اوقات وقفہ بعد وقفہ ہیں جس سے معلوم ہوا کہ مرّۃ میں دفعہ کا مفہوم شامل ہے۔ لہٰذا (الطّلاق مرّٰتن) کا معنی یہ ہوا کہ دو مرتبہ وقفہ بعد وقفہ طلاق ہے جس میں مرد کو رجوع کا حق حاصل ہے۔ اگر یک وق

ب اللہ وأنا بین أظہرکم أو کما قال ؟))

یری موجودگی میں اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے۔''

ں حدیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ اکھٹی تین طلاقیں دے دینا شریعت کے ساتھ مذاق ہے اور حرام و ناجائز ہے۔

ّتن) کے بعد پھر آگے ارشاد فرمایا :

فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا إِن ظَنَّا أَن يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ...٢٣٠البقرة

''پھر اگر وہ اس کو طلاق دے دے (یعنی تیسری طلاق) تو اب وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے پھر اگر وہ (شوہر ثانی) اس کو طلاق دے دے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ آپس میں رجوع کر لیں اگر انہیں یقین ہے کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم رکھ سکیں۔

طرح وقفہ بعد وقفہ تیسری طلاق واقع ہو جائے تو عورت مرد کے لئے قطعی طور پر حرام ہو جائے گی تاوقتیکہ عورت کا خانہ آبادی کی خاطر کسی دوسرے مرد سے نکاح ہو اور حسب دستور زندگی گزاریں اور پھر کبھی ناچاقی ہو تو زوج ثانی طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو پھر شوہر اوّل کی طرف بیوی لوٹ سکتی ہے

یہ وسلّم، وأبي بكرٍ، وسنتين من خلافة عمر، طلاق الثلاث واحدة، فقال عمر بن الخطاب : إن الناس قد استعجلوا في أمرٍ قد كانت لهم فيه أناة، فلو أمضيناه عليهم، فأمضاه عليهم.))

سلم بمسند احمد ۱/۳۱۴)

عہدِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور عہدِ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں اکھٹی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھی اور عہدِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ شرعی فیصلہ تھا کیونکہ دین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص پر وح

اور یہ فیصلہ اگر شرعی تھا سیاسی و تعزیری نہ تھا تو عہدِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، عہدِ ابی بکر اور خود ان کے ابتدائی دو سالوں میں جو فیصلہ تھا پھر اس کی کیا حیثیت بنتی ہے یہی بات ہے کہ حنفی علماء نے بھی اس کو تعزیری اور سیاسی فیصلہ ہی تسلیم کیا ہے جو کہ ایک حاکم وقت بعض اوقات جاری کر دیتا ہے اس بات

زوجہ کو تین اکھٹی طلاقیں دے دیں وہ شرعاً ایک طلاق رجعی واقع ہوئی ہے اور سائل نے ایک دن بعد جو اپنی زوجہ سے رجوع کر لیا یہ اس کا شرعی حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے (الطّلاق مرّٰتن) میں عنایت فرمایا اور اس کے بعد حنفی مولوی کا سائل کی بیوی کو حلالہ کے لئے اس کے بھائی سے نکاح پڑھنا شرعاً فعل حرا

ں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ المحلل والمحلل لہ.))

ر احمد ۲۳۱ ہیبقی ۷/۲۷)

ہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نسائی، ابن ابی شیبہ، جامع ترمذی اور سنن دارمی میں موجود ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح اور امام ابن قطان نے بخاری کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ ملاحظہ کیجئے التلخیص الجبیر لابن حجر عسقلانی علاوہ ازیں سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا کا

صلی اللہ علیہ وسلم قال ہو المحلل لعن اللہ المحلل والمحلل لہ .))

تمہیں ادھار سانڈھ کی خبر نہ دوں ؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حلالہ کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے اور کروانے والے پر لعنت کرے۔ ''

ماجہ کتاب النکاح ۱۹۳۶ حاکم ۲/۱۹۸ بیہقی ۷/۲۰۸)

نا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

لا أوتی بمحلل ولا محلل لہ إلا رجمتهما))

کی قسم میرے پاس حلالہ کرنے والا اور کروانے والا لایا گیا تو میں دونوں کو سنگسار کردوں گا۔ ''

یق ۶/۲۶۵ مصنف عبدالرزاق ۶/۲۶۵ سعید بن منصور ۵۰، ۲/۴۹ بیہقی ۷/۲۰۸)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ :

ن مکثا عشرین سنۃ .))

''حلالہ کرنے والا مرد و عورت اگرچہ بیس سال اکھٹے رہیں، وہ زنا ہی کرتے رہیں گے۔ '' (المغنی ابنِ قدامہ ۱۰/۵۱)

ا اخ لہ غیر مؤامرة منہ لأخیہ ہل تحل للأول قال لا إلا نکاح رغبۃ کنا ہذا سفاحا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .))

حاکم ۲/۲۱۷، التلخیص الحبیر ۳/۱۷۰ ارواء الغلیل ۶/۳۱۱ ح ۱۷۵۲، امام حاکم نے اس روایت کو بخاری مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی اس پر موافقت کی ہے)

مذکور بالا احادیث و آثار صحیحہ سے معلوم ہوا کہ حلالہ کرنا زنا ہے اور فعل حرام حلالہ کرنے اور کروانے والا لعنتی ہے۔ لہٰذا مولوی مذکور کا سائل کی زوجہ کا حلالہ کے لئے دعوت دینا بلکہ نکاح حلالہ پڑھنا فعل حرام کا ارتکاب ہے اور شریعت اسلامی کی رو سے بدکاری و فحاشی کو پھیلانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لعنتی عمل

یین سے چیف جسٹس پیر کرم شاہ بھیروی کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ تفصیل کے لئے ان کی تفسیر ضیاء القرآن سورۃ البقرۃ ملاحظہ کریں اس طرح کئی حنفی علماء کے فتاویٰ اس موقف کی تائید میں ''مجموعہ مقالاتِ علمیہ، ایک مجلس کی تین طلاق'' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

1ج

محدث فتویٰ